گنبدِ خضراء (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی حفاظت میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار

بیان: علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: مولانا قاضی محمد شمس الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۳ھ میں سعودی فرماں روا عبدالعزیز بن سعود کی حکومت نے مذہبی حوالے سے جو متنازع اقدامات کیے، ان میں سے جنت المعلّٰی اور جنت البقیع کے مزاراتِ مقدسہ پر بنے ہوئے قُبّوں کی مسماری کا معاملہ بھی تھا۔ اہلِ سعود کا یہ اقدام یہیں تک محدود نہیں تھا، بلکہ اگلے مرحلے میں گنبدِ خضراء کی مسماری بھی ان کا ہدف تھا، اس دوران اُمتِ مسلمہ میں سعودی حکومت کے بارے میں بڑے ناپسندیدہ جذبات پیدا ہوگئے اور دنیا بھر کے علماء اور مذہبی پیشواؤں نے ان کی فہمائش کی کوشش کی، جس کے نتیجہ میں شاہ عبدالعزیز بن سعود نے اسی سال حج کے موقع پر اسی موضوع پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا، جس میں علماء ہند میں سے حضرت مفتی اعظم ہند مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور چند دیگر علماء کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس میں سلطان عبدالعزیز بن سعود نے اپنے موقف کو توحید پرستی پر مبنی قرار دیتے ہوئے کسی کی پرواہ نہ کرنے کا عزم ظاہر فرمایا، تو جوابی تقریر کے طور پر حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ ابنِ سعود کے نقطۂ نظر کی جو علمی تنقیح، تردید اور تصحیح فرمائی، اس سے نہ صرف یہ کہ سعودی فرماں روا لاجواب ہوگئے، بلکہ مزید اقدامات جن میں گنبدِ خضراء کی توہین آمیز مسماری بھی شامل تھی، اس سے باز آگئے، اس طرح گنبدِ خضراء کا مہبطِ انوار منظر، علماء دیوبند کے سرخیل، بانیِ پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم کارنامہ ہے۔ علامہ عثمانیؒ کی یہ تقریر اپنی سابقہ تمہید کے ساتھ قارئین کے جذبۂ عقیدت کی نذر کی جارہی ہے۔ **(ادارہ)**

’’فقیر نے یہ مضمون بغور پڑھا اور فقیر کو بہت پسند آیا ہے، یہی مسلک فقیر کے اساتذۂ مشائخ کا تھا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ جناب قاضی محمد شمس الدین صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے کافی محنت سے یہ مضمون پرانی تحریروں سے ڈھونڈ نکالا اور پھر نئی ترتیب سے نوک پلک درست کرکے ذی علم حضرات کے سامنے پیش کیا (بعنوان: ’’معرکۂ مکہ مکرمہ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی ایمان افروز تقریر سلطان ابن سعود کے دربار میں۔‘‘)
جو ایک قیمتی تحفہ ہے۔ اس مضمون کی عام اشاعت ہونی چاہیے اور اسلامی دینی اخباروں، رسالوں کو اس قیمتی مضمون کو اپنے مجلات میں جگہ دینی چاہیے۔‘‘

(فقط فقیر خان محمد عفی عنہ، ساکن خانقاہ سراجیہ کندیاں، ضلع میانوالی)

۳:- جب بیت اللحم مولدِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضور علیہ السلام سے دو رکعت پڑھوائی جائیں تو اُمتِ محمد یہ کیوں مولدِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو رکعت پڑھنے سے روکی جائے؟ جبکہ طبرانی نے مقام مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ''أنفس البُقاع بعد المسجد الحرام في مكة'' مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے بعد مقام مولدِ نبی کریم علیہ التسلیم کو کائناتِ ارضی کا نفیس ترین ٹکڑا قرار دیا ہے۔

۴:- مسکنِ شعیبؑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ لی تھی، تو اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نفل پڑھوائے گئے تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی جو ہم لوگ غارِ ثور- جہاں حضور علیہ السلام نے تین دن پناہ لی تھی- دو نفل پڑھ لیں؟

سلطان ابنِ سعود کا جواب

مولانا عثمانیؒ کے اس مفصل جواب سے شاہی دربار پر سناٹا چھا گیا۔ آخر سلطان ابنِ سعود نے یہ کہہ کر بات ختم کی کہ:

''میں آپ کا بہت ممنون ہوں اور آپ کے بیان اور خیالات میں بہت رِفعت اور علمی بلندی ہے، لہٰذا میں ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ ان تفاصیل کا بہتر جواب ہمارے علماء ہی دے سکیں گے، ان سے ہی یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔''

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....